جواب :- آپ کے سوالات جتنے آسان اور مختصر معلوم ہوتے ہیں ان کا جواب اتنے اختصار اور آسانی سے دینا محال ہے۔ اِن مسائل پر مفصل بحث سر دست مشکل ہے۔ صرف مجمل جوابی اشارات عرض ہیں۔ اللہ نے چاہا تو انہی سے آپ کی تشفی ہو جائے گی۔

(۱) اپنی قومی تاریخ میں ہمیں محض دھبوں ہی کی تلاش نہیں کرنی چاہیے اور صرف اُن ہی کے تصور پر شرما کر نہیں رہ جانا چاہیے۔ ہماری تاریخ بہت سے روشن نشانات کی بھی حامل ہے۔ ہمیں اُن پر بھی فخر کرنا چاہیے اور انہیں نگاہ میں رکھ کر امید اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ روشن نشانات کو دیکھنے سے گریز کرنا اور صرف دھبوں کا خیال کر کے دل مسوس کر بیٹھ جانا بہت بیجا قسم کی قنوطیت ہے۔

(۲) توسیع اور استحکام کے درمیان توازن و تناسب ذہنی دنیا میں تو قائم کیا جا سکتا ہے مگر عملی دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے۔ ایک شخص اگر آپ کے پاس شرک یا کفر سے توبہ کرنے کے لیے آئے تو آخر کس عذر کی بنا پر آپ اُسے اُلٹا واپس کر دیں گے؟ کیا آپ اُس سے یہ کہیں گے کہ اِس وقت میں استحکام میں مصروف ہوں اور توسیع کا کام میں نے فی الحال بند کر رکھا ہے؟

(۳) انسان جب تک انسان ہے اُس کی سعی بشریت کے تقاضوں اور محدودیتوں سے پاک نہیں ہو سکتی۔ ہر شخص کو اپنی حد تک اپنا فرض بہتر سے بہتر طریقہ سے انجام دینے کی کوشش کرنی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمیں ارادی لغزشوں سے بچائے اور غیر ارادی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

قرعہ اور لاٹری

(س) ہمارے دفتر کا یہ ایک پرانا ضابطہ ہے کہ جو شخص بھی اس دفتر سے ایک میل کی دوری پر رہتا ہے، اور یہاں کام کرتا ہے، اُسے دفتر کی سائیکل آمد و رفت کے لیے دی جاتی ہے۔ دفتر میں ایک ہی سائیکل ہے اور اتفاق سے اِس وقت دفتر کے پانچ ملازم ایسے ہیں جو

قریب قریب سب کے سب ایک ایک میل کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ ہمارے افسر متعلقہ کا خیال ہے کہ قرعہ ڈال کر کسی ایک صاحب کو انتخاب کر لیا جائے، کیونکہ اس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں قرعہ بھی جوئے اور لاٹری کی تعریف میں آتا ہے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ آپ فرمائیں آیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب۔ آپ نے جس قرعے کا ذکر فرمایا ہے اس پر لاٹری یا جوئے کا اطلاق نہیں ہوتا۔ قرعہ اور لاٹری دو مختلف چیزیں ہیں۔ لاٹری کی اکثر شکلیں بالعموم جوئے کے حکم میں آتی ہیں اور وہ شرعاً ناجائز ہیں۔ لیکن قرعہ شرعاً قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ مجرد قرعہ لاٹری سے بالکل ایک الگ شے ہے جسے بعض ناگزیر صورتوں میں اختیار کیا جاتا ہے۔ دونوں میں اہم اور اصولی امتیاز یہ ہے کہ لاٹری میں کوئی حقیقی مجبوری یا الجھن درپیش نہیں ہوتی جو قدرتی طور پر رونما ہو گئی ہو اور جسے حل کرنا مقصود ہو، بلکہ ایک پیشگی منصوبے اور سمجھوتے کے تحت پہلے شرکا و منتظمین اپنے اپنے متوقع مفاد کی خاطر سرمایہ جمع کرتے ہیں اور پھر اس کی تقسیم کے لیے قصداً ایسے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں جن کا بالعموم ایک حد تک انحصار بخت و اتفاق (GAME OF CHANCE) پر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کچھ افراد کے پاس بلاوجہ اور بلا مزدوری اپنی محنت و ذہانت کے بالمقابل تناسب سے کہیں زیادہ سرمایہ چلا جاتا ہے اور لاٹری میں حصہ لینے والے بے شمار اشخاص محروم رہتے یا نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس طرح کی تمام بازیوں کے داعی اور منتظم حضرات اپنی گرہ سے کسی کو کچھ نہیں دیتے اور نہ ہی کسی ایسی دولت کی تقسیم کرتے ہیں جو فراہم تو فطری طریق پر ہو گئی ہو اور اب صرف اس کے بانٹنے کا مسئلہ درپیش ہو۔ بلکہ وہ شرکت کرنے والوں سے ہی وصول کر کے کچھ ناجائز طور پر خود کھاتے ہیں اور کچھ دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ برعکس اس کے قرعہ یا تو ایسی صورت میں ڈالا جاتا ہے جبکہ ایک خاص تعداد کے برابر کے حصے موجود ہوں اور انہیں اتنی ہی تعداد کے حق داروں میں تقسیم کرنا مقصود ہو۔ ایسی حالت میں بجائے اس کے کہ حصہ دار یا حصے بانٹنے والا خود حصے تقسیم کرے، قرعہ سے مدد لے کر ہر حصہ دار کو ایک حصہ دے دیا جاتا ہے۔ اس میں ناانصافی یا جانب داری کے کسی شائبہ کا امکان نہیں رہتا۔ دوسری صورت میں قرعہ اندازی کی حاجت اس طرح لاحق ہوتی ہے کہ قابلِ تفویض شئے واحد اور